حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح

مولانا دوست محمد شاہد
مورّخِ احمدیت

بفرمائش جناب چوہدری رحمت علی خان صاحب آف سٹروعہ
"کاشانۂ رحمت" ۱۲/۳۵ دار العلوم شرقی ربوہ

الناشر
احمد اکیڈمی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخِ احمدیت

بفرمائش جناب چوہدری رحمت علی خان صاحب آف سٹروعہ
"کاشانۂ رحمت" 12/35 دار العلوم شرقی ربوہ

الناشر
احمد اکیڈمی ربوہ

فہرست

۱	شانِ خلافت ثالثہ	۵
۲	ایک ایمان افروز روایت	۶
۳	سوانحی خاکہ	۷
۴	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ	۱۱
۵	حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کا شاندار ظہور عہدِ خلافت ثالثہ میں ۔	۲۹
۶	بعض اہم تحریکات	۵۳
۷	حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یادگار اور انقلاب انگیز لٹریچر ۔	۶۲
۸	حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم رویاء	۷۱

حضرت مصلح موعودؓ کا تاریخی خط

Qadian

26th Sept. 1909

السلام علیکم .... مجھے کل

خدا تعالیٰ نے ایک خبر دی ہے کہ تمہیں ایک ایسا لڑکا

دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت

پر کمر بستہ ہوگا ....

والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد

شانِ خلافتِ ثالثہ

○

ؔ خلیفہ خُدا نے جو تم کو دیا ہے
عطاءِ الٰہی ہے فضلِ خُدا ہے
یہ مولا کا اِک خاص احسان ہے
وجود اس کا خود اس کی برہان ہے
خلیفہ بھی ہے اور موعود بھی
مُبارک بھی ہے اور محمُود بھی
لبوں پر ترانہ ہے محمُود کا
زمانہ، زمانہ ہے محمُود کا

(حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ۔ الفضل ۴ اپریل ۱۹۷۰ء صٓ)

ایک ایمان افروز روایت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا تحریر فرماتی ہیں :۔

"ایک دن حضرت اماں جان رضؓ کے پاس محمد احمد، منصور احمد اور ناصر احمد تینوں بیٹھے تھے۔ مَیں بھی تھی۔ بچوں نے بات کی شاید حساب یا انگریزی ناصر احمد کو نہیں آتا۔ ہمیں زیادہ آتا ہے۔ اتنے میں حضرت بھائی صاحب (حضرت مصلح موعودؓ) تشریف لائے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا۔ کہ "میاں قرآن شریف تو ضرور حفظ کرواؤ مگر دوسری پڑھائی کا بھی انتظام ساتھ ساتھ ہو جائے کہیں ناصر دوسرے بچوں سے پیچھے نہ رہ جائے مجھے یہ فکر ہے۔" اس پر جس طرح آپ مسکرائے تھے اور جو جواب آپ نے حضرت اماں جان کو دیا تھا۔ وہ آج تک میرے کانوں میں گونجتا ہے۔ فرمایا :۔ "اماں جان آپ اس کا فکر بالکل نہ کریں۔ ایک دن یہ سب سے آگے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

اب سوچتی ہوں کیسی اُن کے مُنہ کی بات خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔ علم عام بھی اور علم خاص دینی میں بھی اور اب قبائے خلافت عطا فرما کر سب سے آگے کر دیا۔"

("الفضل" ۱۵ جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

سوانحی خاکہ

ہمارے محبوب امام عالی مقام سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی پُرانوار و برکات زندگی کا ایک مختصر سا نقشہ درج ذیل ہے :-

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کو اپنے ایک مکتوب میں انکشاف فرمایا کہ :-

"مجھے بھی خُدا نے خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دُوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۱۵ء)

ولادت ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء - تکمیل حفظِ قرآن ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء - جلسہ گاہ قادیان کی توسیع کے لئے شبانہ وقارِ عمل ۲۷ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء - امتحان مولوی فاضل میں کامیابی جولائی ۱۹۲۹ء - بی۔اے کی ڈگری ۱۹۳۴ء - پہلی شادی ۵ اگست ۱۹۳۴ء - سفرِ ولایت ستمبر ۱۹۳۴ء تا نومبر ۱۹۳۸ء صدارت مجلس خدام الاحمدیہ فروری ۱۹۳۹ء تا اکتوبر ۱۹۴۹ء - بعدازاں بحیثیت نائب صدر تا نومبر ۱۹۵۴ء - پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ جون ۱۹۳۹ء تا اپریل ۱۹۴۴ء - پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (قادیان - لاہور - ربوہ) -

یکم مئی ۱۹۴۴ء سے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء - ہجرت ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء - عظیم خدمات بسلسلہ فرقان بٹالین جون ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۵۰ء - سُنّتِ یوسفی کے مطابق اسیری یکم اپریل ۱۹۵۳ء تا ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء - صدارت مجلس انصار اللہ مرکزیہ نومبر ۱۹۵۴ء تا ۸ نومبر ۱۹۶۵ء - صدر صدر انجمن احمدیہ مئی ۱۹۵۵ء تا نومبر ۱۹۶۵ء - خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے آسمانی انتخاب ۸/۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو آپ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے روحانی منصب پر فائز ہوئے - فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام دسمبر ۱۹۶۵ء - آغاز تحریک تعلیم القرآن ۹ اپریل ۱۹۶۶ء - دفترِ سوم تحریک جدید کا اجراء ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء - سفر یورپ از ۶ جولائی ۱۹۶۷ء تا ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء (اسی سفر میں حضور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کا افتتاح اپنے دستِ مبارک سے فرمایا) - دورہ مغربی افریقہ از ۴ اپریل ۱۹۷۰ء تا ۸ جون ۱۹۷۰ء (نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی آفاقی تحریک اسی شہرۂ آفاق دورہ کے دوران حضور پر القاء ہوئی) - افتتاح خلافت لائبریری ربوہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء - افتتاح مسجد اقصیٰ ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء - آغاز گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۹ دسمبر ۱۹۷۲ء - سفرِ انگلستان از ۱۲ جولائی ۱۹۷۳ء تا ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء - جشن صد سالہ احمدیہ جوبلی کے لئے تحریک ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء - پاکستان اسمبلی میں دینِ حق کی ترجمانی - ۲۲-۲۳ جولائی، ۵ تا ۱۰ اگست، ۲۰ تا ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء - سفرِ یورپ از

— ۱۵ راگست ۱۹۷۵ء تا ۲۹ راکتوبر ۱۹۷۵ء - **دَورۂ امریکہ وکینیڈا** از ۲۰ ر
جولائی ۱۹۷۶ء تا ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۶ء - **دَورۂ یورپ برائے کسرِ صلیب**
کانفرنس از ۸ رمئی ۱۹۷۸ء تا ۱۱ راکتوبر ۱۹۷۸ء - **جماعت کے لئے**
علمی منصوبہ ۲۸ راکتوبر ۱۹۷۹ء - **دَورۂ مغرب** ۱۴۰۰ھ از ۲۶ رجون
۱۹۸۰ء تا ۲۶ راکتوبر ۱۹۸۰ء (اس تاریخی اور آخری غیر ملکی سفر کے
اختتام پر حضور نے ۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۷۴۴ سال کے بعد تعمیر ہونیوالی
قرطبہ کی پہلی عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ مسجد حضور کے مبارک
عہد میں ہی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی تھی۔ حضور نے اس کے افتتاح کیلئے
۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر فرمائی اور حضور کے حکم پر اس کا اعلان بھی
کر دیا گیا) **کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وِرد کی عالمی تحریک**
۹ رنومبر ۱۹۸۰ء - **احمدیّہ بک ڈپو کا افتتاح** ۲۴ ردسمبر ۱۹۸۱ء
جماعتِ احمدیّہ کو "ستارۂ احمدیت" کے اعزاز کا عطا فرمانا ۲۸ ر
دسمبر ۱۹۸۱ء (برموقعہ جلسہ سالانہ) - **سنگِ بنیاد دفتر صد سالہ جوبلی**
۲۳ رمارچ ۱۹۸۲ء - **دوسری شادی** ۱۱ راپریل ۱۹۸۲ء - **حادثۂ انتقال**
۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے بیت الفضل اسلام آباد
میں آپ کی رُوحِ مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے آقا و مطاع
حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے محبوب ترین
فرزندِ جلیل کے قدموں میں پہنچ گئی جن کی خاطر آپ نے مسکراتے ہوئے
چہرے سے ہزاروں تیر اپنے قلبِ مبارک پر برداشت کئے۔ گالیاں سُنیں

اور دعائیں دیں۔ اور جماعت کو دُعائیں کرنے کا حکم دیتے ہوئے یہ عارفانہ نعرہ بلند کیا کہ:۔

"محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔

آہ ہماری محرومیٔ قسمت! ہمیں پتہ ہی نہ لگا اور خُدا کا پیارا ہم سے جُدا ہو گیا۔ گو حضور نے اپنے خطبوں اور مجالس میں اپنی جلد واپسی کے اشارے بھی فرمائے مگر ہمیں کب یقین آتا تھا ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

○

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ربّ جلیل کے خلیفۂ موعود تھے جن کی نسبت ہزاروں سال قبل طالمود میں خبر دی گئی۔[1] اور دسویں صدی ہجری کے مجدّدِ اسلام حضرت امام عبد الوہاب شعرانی رحؒ نے "مختصر تذکرۃ قرطبیہ"[2] (صفحہ ۱۳۰) میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی فرمائی کہ اندلس کی سرزمین مہدی موعود کے زمانہ میں تکبیر کے ذریعہ سے فتح ہوگی اور اہل سپین مہدی موعود سے اسلامی شریعت کے قیام میں اعانت کے طلبگار ہوں گے اور اس وقت مہدیٔ موعود کا نائب "ناصرِ دینِ اسلام" ہوگا ؎

ناصرِ دیں! تری رُوحِ مقدّس کو سلام
دینِ احمد کی نئی تاب بڑھا دی تُو نے
دے کے سپین کو اللہ کے گھر کا تحفہ
ظُلمتِ کفر میں اک شمع جلا دی تُو نے (ثاقب زیروی)

یہ ہے وہ خُدا نما شخصیت جس کی مقدس سیرت کے سدا بہار درخت اور غیر محدود چمنستان کے چند پھُول اس وقت پیش کرنا مقصود ہیں۔

انصارِ دین کی مادرِ مہربان سیّدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم (فداک اُمی و ابی یارسول اللہ)

---

[1] :۔ طالمود جوزف بارکلے باب پنجم ص۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء
[2] :۔ اس کتاب کا عکس رسالہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیے۔

کے شمائل و اخلاق کیا تھے؟ اس سوال کا جامع مگر نہایت مختصر جواب حضرت سیّدہ نے یہ دیا۔ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن"[۱] آپ مجسم قرآن تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پاک سیرت کا خلاصہ بھی ان دو فقروں میں آسکتا ہے کہ "کان عُثْمَانَ وَقْتِهٖ وَخُلُقُهٗ حُبَّ مُحَمَّدٍ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ عثمانِ وقت تھے اور آپ کا خُلق تھا حُبِّ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

اس اجمال کی تفصیل میں اشارۃً عرض کرتا ہُوں کہ طبری، طبقات ابن سعد اور دیگر مستند تواریخ کی چھان بین اور شمسی کیلنڈر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خلیفہ ثالث حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہٗ ۹ ر نومبر ۶۴۴ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہُوئے اور ۲۷ جون (۶۵۵ء) میں اپنے مولائے حقیقی کے آسمانی دربار میں حاضر ہوگئے۔ حضرت ہشام بن محمد اور ابو معشر کے نزدیک قمری اعتبار سے آپ کی عمرِ مبارک بچھتر سال تھی۔ آپ کا قد متوسط، رنگ گندم گوں اور شکل ایسی وجیہہ تھی کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریلؑ نے کہا ہے کہ اگر آپ رُوئے زمین پر حضرت یوسفؑ کا شبیہ دیکھنا چاہیں تو عثمان بن عفان کو دیکھ لیں[۲]۔

---

[۱]: سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۴۴۴

[۲]: سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۲، طبقات ابن سعد۔ طبری۔

آپ کی ریش مبارک گھنی[۸] اور سفید[۹] تھی۔ آپ نے عمر بھر خضاب[۱۰] نہیں لگایا[۱]۔ آپ حیاء، فیّاضی اور محبت و شفقت کی گویا چلتی پھرتی تصویر اور حضرت ابن عباسؓ کی رائے میں "رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ"[۱۱] کا مثالی نمونہ تھے[۲]۔ بالفاظ دیگر "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کے خُلق محمدی کے آپ حقیقی معنوں میں علمبردار تھے۔ محاصرہ کے دوران جب آپ کو مفسدوں کے خلاف جنگ کا مشورہ دیا گیا تو آپ نے کمال محبت و شفقت سے فرمایا "کیا میں امت کا خون بہاؤں؟ ایسا ہرگز نہ ہوگا"[۳]

آپ حافظ قرآن[۴] تھے اور آپ کے عہد مبارک میں قرآن مجید کی بکثرت[۱۲] اشاعت ہوئی۔ آپ تعمیرات[۱۳] کے بہت شائق تھے[۴] اور آپ کے زمانہ میں نہ صرف مسجد نبوی کی توسیع ہوئی بلکہ متعدد قومی عمارات[۱۴] اور مہمان خانے تعمیر ہوئے۔ شہنشاہ چین کا سفیر[۱۵] آپ ہی کے عہد میں چین سے مدینہ آیا[۵] اور اسلام کے فدائی پہلی بار[۶] سپین[۱۶] میں پہنچے گو اس کی مادی فتح اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے شہرۂ آفاق جرنیل طارق بن زیاد کے ذریعہ ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے عہد خلافت کے وسط آخر میں انتہائی دردانگیز مصائب[۱۷] حوادث سے دوچار ہونا پڑا حتّٰی کہ مرکز اسلام[۱۸] بھی فتنوں اور ہنگاموں کی زد

---

[۱]: مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۷۲ ٭ [۲]: درمنثور للسیوطی جلد ۶ ص۸۳ ٭

[۳]: مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۶۷ ٭ [۴]: ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد۸ ص۲۷ ٭

[۵]: تاریخ اشاعت اسلام ص۵۲۹ (حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی) ٭ [۶]: طبری حالات ۲۷ھ ٭

میں آ گیا۔ اور خلیفۂ رسولؐ کی حیثیت سے آپ کو نام نہاد مسلمانوں کے سامنے یہ اعلان کرنا پڑا کہ میں غیر مسلم[19] نہیں، مسلمان ہوں وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ[1]

حضرت عثمانؓ سے مروی ۱۴۶ احادیث میں سے دو[20] حدیثیں خاص طور پر آپ کی حیاتِ طیبہ پر حاوی نظر آتی ہیں۔

اوّل :۔ "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ"[20]۔"[2]

دوم :۔ "مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[21] دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔"[3]

یعنی تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے اور جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے علم پر انتقال کیا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اگر کوئی عارف باللہ حضرتِ عثمانؓ کے ان حالات زندگی پر نورِ فراست، خداداد ذہانت اور ایمانی قوت اور باریک نظری سے غور کرے تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ان حالات میں اکیس[21] ایسے ایمان افروز پہلو موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کا عکسِ جمیل ہمارے محبوب امام عالی مقام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی سیرت اور آپ کے مبارک عہدِ خلافت کی شکل میں چشمِ فلک دیکھ چکی ہے حقیقت یہ ہے کہ خلافتِ ثالثہ کے ان دو تاجداروں میں ایسی گہری مماثلتیں اور مشابہتیں پائی جاتی ہیں کہ انسان سچ مچ خالقِ کائنات کی

---

[1] : مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۶۳ ؛ [2] : ایضاً صفحہ ۵۸ ؛ [3] : ایضاً صفحہ ۶۵-۶۹ ؛

بے نظیر اور لاجواب مصوّری کے اس آسمانی شاہکار پر دنگ رہ جاتا ہے اور زبان ہی نہیں قلب و رُوح بھی پکار اُٹھتے ہیں ؏

دوبارہ کر دئے حق نے وہ عثمانِ غنی پیدا

جولائی ۱۹۷۲ء میں جبکہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اس سلسلہ میں اسلام آباد میں قیام فرما تھے ۔ برادرم محمد شفیق قیصر مرحوم کی ملاقات ایم ۔ این ۔ اے ہوسٹل میں اسمبلی کے ایک اشتراکیت زدہ ممبر سے ہوئی ۔ دورانِ ملاقات اِن صاحب نے کہا کہ مَیں تو خُدا کے وجود کا بھی قائل نہیں تھا مگر اسمبلی میں آپ کے حضرت صاحب کو دیکھ کر اتنا ضرور سمجھ گیا ہُوں کہ اس کائنات میں کوئی تو ایسی ہستی موجود ہے **جس نے ایسا نورانی چہرہ پیدا کیا ہے ۔**

جیسا کہ میں بتا چکا ہُوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے کامل شبیہ اور مثیل تھے اور تواریخ و روایات سے ثابت ہے ۔ آپ کی ذاتِ گرامی اگرچہ بے شمار خوبیوں کی جامع اور لاتعداد صفاتِ حسنات کی مرقع تھی مگر ان سب پر عشقِ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلّم) کا والہانہ رنگ اپنی پوری شان کے ساتھ چھایا رہا ۔ آپ کو آنحضورؐ سے بے پناہ شیفتگی اور عقیدت تھی ۔ حضور کی ادنیٰ تکلیف کو دیکھ کر تڑپ جاتے تھے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے اپنی کل کائنات نثار کرنے کو ہر وقت آمادہ رہتے تھے[۵] اور یہ سب کچھ محبّت و فدائیت کے اس جذبہ کی بدولت تھا جو حضرت عثمانؓ

---

۵ :۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ (تذکرہ عثمان) سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۳ صفحہ ۷ ۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۸

کے مبارک وجود میں ایک بحرِ بیکراں کی طرح موجزن تھا۔ بالکل یہی کیفیت عشّاقِ وقت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ کے دل میں بھی آنحضرت کا عشق بلا مبالغہ سمندروں کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آپ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فدائی اور شیدائی تھے اور آپ کی زندگی کی ہر حرکت و سکون اور آپ کی سیرت اور اخلاق و شمائل کا ہر گوشہ اور آپ کی ہر تحریر و تقریر زبانِ حال سے

ع بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم

کا اعلانِ عام کر رہی ہے۔ جیسا کہ حضور نے ربوہ کی مسجد اقصیٰ میں ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو فرمایا:۔

"پہلا پیار ہمارا اپنے ربّ کریم سے ہے اور پھر اس سے ہے جس نے ہمارے رب کی ہمیں راہیں دکھائیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... غرض ہمارے لئے خدا اور مصطفےٰ ہی کافی ہیں کسی اور کی ہمیں ضرورت نہیں۔" [۱]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو جو بے نظیر تعلقِ محبّت تھا اس کا اندازہ حضور کے اپنے پیارے الفاظ سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ فرمایا:۔

"ہم آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دل و جان سے فدا

---

[۱]:۔ "الفضل" ۲۶ر اپریل ۱۹۷۹ء

ہیں۔ ہمارے دل آپ کی محبّت سے لبریز ہیں۔ ہمارے وجود کا ذرّہ ذرّہ آپ کا احسان مند ہے۔ اگر ہمارے بچوں کو بے دریغ قتل کر دیا جائے تو اس صدمے کو توہم برداشت کر سکتے ہیں مگر ہم ایک لحظہ کے لئے یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص ہمارے محبوب آقا حضرت خیرالانام خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بُرا بھلا کہے"۔ [1]

۲۴ راگست ۱۹۷۴ء کو یعنی قومی اسمبلی کی کارروائی کے آخری دن کا واقعہ ہے کہ ۹-۱۰ بجے شب کے قریب احمدیت سے متعلق سوال و جواب کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا تو اس وقت کے اٹارنی جنرل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ اب آپ بھی کچھ فرمائیں یہ منظر نہایت درجہ رقت آمیز تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے قرآنِ عظیم اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ :۔

"مَیں نے اس ایوان میں پہلے دو روز جماعت کا محضر نامہ پڑھا۔ بعد ازاں گیارہ دن تک مجھ پر انتہائی سخت قسم کے سوالات کئے گئے۔ یہ ایّام شدید گرمی کے بھی تھے اور میرے لئے انتہائی مصروفیّت کے بھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ دن کب چڑھا ہے اور رات کب آئی ہے۔ ان تیرہ دنوں میں اگر

---

[1]: "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب" فرمودہ ۷ رجون ۱۹۷۴ء، صفحہ ۵ ۔

کوئی شخص میرے دل کو چیر کے دیکھ سکتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس میں خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔"

اس تڑپا دینے والے مختصر خطاب کے بعد حضور رحمہ اللہ اسمبلی ہال سے باہر تشریف لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے عہد خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ارفع ترین اور اعلیٰ ترین شان بیان فرمائی۔ اس کے لفظ لفظ سے محبتِ رسول ؐ کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ آپ آنحضور ؐ کے ارفع ترین مقام مظہرِ اتم الوہیت پر کس وجد آفریں پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہیں:۔

"ہر نبی جو دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور ہر وہ بزرگ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال کو قائم کیا وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق مظہر صفاتِ باری بنا لیکن وہ ایک ہی تھے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے پورے طور پر اپنے وجود میں ان صفاتِ باری کو جذب کیا۔ پھر اپنے وجود سے انہیں ظاہر کیا..... یہی ایک وجود ہے جسے حقیقی اور کامل عرفانِ شئونِ باری عطا ہوا اور جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ٹھہرے۔" ؎۱

؎۱:۔ "عظیم روحانی تجلیات" صفحہ ۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہِ لولاک قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہر دو جہان میں سب سے بالا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک" [1]

"اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منصوبۂ باری تعالیٰ میں نہ ہوتا تو اس کائنات کو بھی پیدا نہ کیا جاتا .... آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک جتنے انبیاء، صلحاء، اولیاء، قطب اور بزرگ گذرے ہیں سب نے آپ سے فیض لیا ہے لیکن آپ پر کسی کا احسان نہیں ہے"۔ [2]

شانِ محمدیت کا دلکش نقشہ آپ کی زبانِ مبارک سے سُنیئے۔ فرمایا :۔

"مقام محمدیت عرشِ ربّ کریم ہے اور عرش رب کریم کے بعد کسی شیئ کا تصوّر ہی ممکن نہیں ہے گویا آپؐ کے بعد کسی نبی کے آنے کا سوال ہی نہیں ہے کیونکہ اس ارفع روحانی مقام کے بعد کوئی رفعت ممکن ہی نہیں"۔ [3]

اس سلسلہ میں آپ نے یہ نہایت پُر شوکت اعلان بھی فرمایا کہ :۔

"مقامِ محمدیتؐ کی جو معرفت ہمیں حاصل ہے۔ آج وہ ہمارے

---

[1] :۔ "اسلام مذہبی آزادی اور آزادئ ضمیر کا ضامن ہے"۔ ص ۲۷ ؛

[2] :۔ "ہمارے عقائد" ص ۱۵-۱۶ ؛ [3] :۔ آزاد کشمیر اسمبلی کی ایک قرارداد پر تبصرہ

غیر کو حاصل نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کروڑوں، اربوں لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہیں اپنے ظرف کے مطابق یہ معرفت ملی۔ ہم نے اس عرفان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور پہلوں کی طرح جنہیں یہ عرفان اور معرفت عطا ہوئی تھی۔ حقیقی معنیٰ اور عارفانہ رنگ میں آج اگر کوئی خَاتَمَ الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگا سکتا ہے تو وہ ہم ہی ہیں۔ ہم جب خاتم الانبیاء زندہ باد، ختم المرسلین زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہیں تو ہمارا یہ نعرہ عارفانہ نعرہ ہے ...... لیکن بعض وہ بھی ہیں جنہوں نے تاریخ کی دُوریوں اور ماضی کے دھندلکوں میں اُفقِ انسانی پر دُور سے ایک چمک تو دیکھی اور اس چمک سے وہ ایک حد تک گھائل بھی ہوئے لیکن ابرِ رحمت ان پر نہیں برسا۔ ماضی کے دھندلکوں میں وہ جو ایک چمک انہیں نظر آئی۔ اس پر فریفتہ ہو کر اور اس کے عاشق ہو کر بھی وہ خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگا لیتے ہیں لیکن اُن کا نعرہ عارفانہ نعرہ نہیں ہے بلکہ محجوبانہ نعرہ ہے۔ وہ اس مقام کو پہچانتے تو نہیں صرف ایک جھلک کے وہ گھائل ہو چکے ہیں اور ہم خوش ہیں کہ وہ پاک وُجُود جو ہمارے دل اور ہمارے دماغ اور ہماری روح اور ہمارے جسم پر حکومت کرتا ہے اُس

کے حق میں مجوبانہ نعرے بھی لگتے ہیں لیکن جب ختمِ نبوّت
زندہ باد کا نعرہ بلند ہو تو ایک احمدی کی روح کی گہرائیوں سے
نکلنے والا عارفانہ نعرہ ہی سب سے زیادہ بلند ہونا چاہیئے" [1]

مقامِ محمدیت کے اس حقیقی عرفان ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی پوری عمر خاتمیتِ محمدیؐ کی عظیم تجلیات سے پوری دُنیا کو بقعۂ نور بنانے کے لئے وقف کر دی اور اپنے ربّ کریم کے حضور یہ دعائیں کرتے ہوئے اپنی سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر کئے رکھی کہ:۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں موجزن ہو اور ہر طرف
سے خدا تعالیٰ کی حمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی آواز نوعِ
انسانی کے کان میں پڑ رہی ہو" [2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عالمگیر روحانی حکومت کے قیام ہی کیلئے آپ نے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۸۰ء تک بیرونی ممالک کے چھ انقلاب انگیز سفر اختیار کئے۔ آپ کا آخری سفر جو چودھویں صدی ہجری کے آخری سال (۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۹۸۰ء) میں ہوا۔ پورے چار ماہ کا تھا۔ اس سفر کے دَوران آپ نے یورپ، افریقہ اور امریکہ کے تیرہ ممالک میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی پوری شان سے منادی فرمائی اور ان ممالک کے غیر مسلم دانشوروں، سفیروں، صحافیوں

---

[1] :۔ "عظیم روحانی تجلیات" صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ ؛ [2] :۔ "المصابیح" صفحہ ۳۵۱ ؛

اور سربرآوردہ شخصیتوں کے قلوب و اذہان پر اسلام کا سکہ بٹھا دیا۔ آپ نے قطعی اور یقینی دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ شرفِ انسانیت کے حقیقی علمبردار اور پوری انسانیت کے محسنِ اعظم اور رحمۃٌ لِلعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ مقدس ہے اور یہ کہ صرف اسلام ہی سچا مذہب ہے اور مستقبل میں رونما ہونے والی عالمگیر تباہی سے نجات کی صرف یہ صورت ہے کہ تمام اقوامِ عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آجائیں۔ آپ نے ۱۴ اگست ۱۹۸۰ء کو لندن کی ایک پُر ہجوم کانفرنس میں اسلام کا شاندار اور کامیاب دفاع کرتے ہوئے دینِ مصطفیٰؐ کے بےنظیر فضائل و محاسن بیان فرمائے تو اخبار کے ایک رپورٹر نے پوچھا کہ یورپ کب اسلام قبول کرے گا؟ اس پر حضور نے جو شاندار جواب دیا وہ انگلستان کی فضاؤں میں ہمیشہ گونجتا رہے گا۔ حضور نے فرمایا:۔

"تم لوگ مہلک ہتھیار ہی جمع نہیں کر رہے بلکہ مسائل کے انبار بھی لگا رہے ہو۔ تمہارے مسائل بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں اور تمہیں ان کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم مسائل کے حل کی تلاش میں اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہو گے اور ہر طرف راستہ مسدود پاؤ گے وہ وقت اسلام کا ہو گا اور میرے لئے موقع ہو گا کہ میں اسلام کی روشنی تمہارے سامنے پیش کر دوں۔ اُس وقت تم خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آؤ گے میں اُس وقت کا منتظر ہوں اور وہ وقت ضرور آئیگا۔" لہ

لہ :۔ "دورہ مغرب" صفحہ ۲۸۷ ؎

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے عُشّاق نے اپنی گردنیں کٹوا دیں مگر حضورؐ کے حکم سے سرتابی گوارا نہیں کی۔ اسی اخلاص و فدائیت کا شاندار نمونہ مدینہ میں حضرت عثمانؓ بن عفان نے اور کربلا میں سید الشہداء حضرت امام حسینؓ نے پیش فرمایا۔ عشقِ رسُول عربی کی اسی روح اور جذبہ کو تازہ کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۴ رمئی ۱۹۷۳ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں ایک دلولہ انگیز خطبہ دیا جس میں اُن لوگوں کو جو اس وقت پاکستان میں فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے تھے، پوری قوت و شوکت سے متنبہ کیا کہ:۔

"اگر کسی وقت خُدانخواستہ حاکمِ وقت نہ رہے، ملک میں انارکی پھیل جائے اور حکومتِ وقت جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھانے کے عملاً قابل نہ رہے اور ایک فانی فی اللہ مسلمان جس نے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر قابو میں کیا ہوُا تھا۔ اس کے کان میں **حضرت محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیاری آواز آئے۔ اِنَّ لنفسك عليك حقٌ" کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے وَ مَنْ قُتِلَ دونَ مَالِهٖ فَهُوَ شهيد یعنی تیرے مال و دولت کی حفاظت بھی تجھ پر ڈالی گئی ہے تو پھر اگر خدا نخواستہ ہمارے ملک میں بدامنی اور لاقانونیت پھیل جائے تو تم دیکھو گے کہ تم اپنی زندگی اور مال و دولت سے جو پیار کرتے ہو، ہر احمدی اس سے زیادہ موت سے پیار کرتا

ہے۔۔۔۔۔ موت زندگی کا خاتمہ نہیں۔ ابدی زندگی کا ایک موڑ ہے۔۔۔۔۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم بڑے کمزور انسان ہیں۔ خطا کار ہیں لیکن ہمارے رب نے ہمیں دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے آلہ کار بنایا ہے اس لئے اگر ہم۔۔۔۔۔۔ اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے قربانیاں دیتے چلے گئے تو ہمیں یقین ہے کہ جب یہاں آنکھ بند کرکے وہاں آنکھ کھلے گی تو ہم اپنے آپ کو اللہ کی گود میں پائیں گے۔"

پھر فرمایا:۔

"تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

۔۔۔۔۔ ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اسکے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں ہمیں اس کی قدرتوں پر محکم یقین ہے۔ ہم بھلا تم سے ڈریں گے؟۔ ہم تو ساری دنیا سے بھی نہیں ڈرتے۔ جب انگریز سمجھتا تھا کہ اسکی دولت مشترکہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس وقت اس نے احرار کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ اس وقت بھی ہم نہیں ڈرے۔ نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا۔ اب جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حالات بدل گئے ہیں اور احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے عظیم الشان

نشان دیکھ لئے اب ہم اللہ کے سوا کسی اور سے بھلا کیوں ڈریں گے"۔ ؎۱

اب آخر میں مجھے اس بنیادی صداقت کا ذکر کرنا ہے کہ سیدنا و مولانا سیدالکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ زندہ نبی ہیں اس لئے آپ کے سچے عاشقوں اور فدائیوں پر کبھی فنا وارد نہیں ہوتی، نہ ہو سکتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اُن کے روحانی نقوش آسمانِ شہرت پر آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکتے رہتے ہیں اور اُن کے نام اور کام کو دنیا میں ہمیشہ قائم رکھا جاتا ہے۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ شان

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مجددِ الف آخر علیہ الصلوٰۃ والسّلام بھی اپنے تجربہ کی بناء پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"تمام انبیاء اور صدیق مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایک نورانی جسم بھی انہیں عطا کیا جاتا ہے اور کبھی بیداری میں راست بازوں سے ملاقات بھی کرتے ہیں"۔ ؎۲

؎۱ :۔ "آزاد کشمیر اسمبلی کی ایک قرارداد پر تبصرہ" ص۱۱-۱۳ ؛

؎۲ :۔ "ازالہ اوہام" ص۳۶۶ ؛

اسی ربّانی سنّت کے مطابق ہر احمدی علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہے کہ ہمارے محبوب امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی زندگی بخش سیرت کے انقلابی آثار نہ صرف یہ کہ خُدا کے فضل و کرم سے قیامت تک تازہ اور زندہ و تابندہ رہیں گے۔ بلکہ ان کی بنیاد پر انشاء اللہ اسلامی معاشرہ کی وہ سربفلک اور عالی شان عمارت تعمیر ہوگی جس کے سامنے ماسکو، پیکنگ، لندن اور نیو یارک کی تہذیب و تمدن کے سارے نقش و نگار بالکل ماند پڑ جائیں گے۔ اور ان کے حسن و جمال کا سب جادو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور ربّ کعبہ کی قسم!! ساری دنیا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضور رحمہ اللہ نے خُدا سے علم پاکر ۹ر نومبر ۱۹۸۰ء کو یہ پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کے ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا اور وہ کروڑوں سینے جن میں ظلمات بھری ہوئی ہیں وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمدؐ کے نورؐ سے بھر جائیں گے۔......

امّتِ مسلمہ میں چودھویں صدی میں تکفیر کا بازار گرم رہا۔ یہ سب ختم ہو جائے گا۔ پندرھویں صدی اس کو ختم کر دے گی۔ مَیں تمہیں بتا رہا ہُوں کہ یہی اللہ کا منشاء

ہے۔ .... کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں رہے گا سارے ہی سارے ایک سطح پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں گے۔ تکبّر کا سر توڑ دیا جائے گا۔ عاجزی، انکساری اور باہمی اخوت و پیار اس کی جگہ لے لے گا۔ لڑائیاں جھگڑے، عداوتیں اور رنجشیں دفن کر دی جائیں گی۔ اور امّتِ مسلمہ پھر سے ایک ایسی بنیانِ مرصوص بن جائے گی کہ اس پر شیطان کا ہر وار ناکام ہو جائے گا۔ صرف ..... اور صرف ایک اسوہ ہوں گے ہمارے لئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ صرف ایک مفسرِ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ مہدی ہمارا (علیہ السلام) اور ساری دنیا امّتِ واحدہ بن جائے گی جیسا کہ قرآن کریم نے وعدہ دیا ہے۔" [1]

قسم اُس ذات کی جس نے محمدؐ کو کیا پیدا

قسم اس ذات کی جس نے ہمیں اُسکا کیا شیدا

یقیناً لشکرِ شیطان شکستِ فاش کھائے گا

عَلم اسلام کا سارے جہاں پہ لہلہائے گا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

---

[1] :۔ "اختتامی خطاب" ص۱۶-۱۸ :

وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ
خُلَفَاءِهٖ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ .

حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کا شاندار ظہور

عہدِ خلافتِ ثالثہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا عہد مبارک آسمانی نشانوں سے لبریز ہے جس میں حضرت اقدس کی متعدد پیشگوئیاں ایسے شاندار طریق پر پوری ہوئیں کہ اسلام کی صداقت و حقانیت دنیا پر ظاہر ہو گئی۔ ذیل میں بطور نمونہ اٹھارہ پیشگوئیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وما توفیقی اِلّا باللّٰہِ العلی العظیم۔

بادشاہوں کا برکت حاصل کرنا

۱۔ خدائے عزّ و جل نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

("برکات الدعا" صفحہ ۳)

اس عظیم الشان خوشخبری کا پہلا ظہور حضور رحمہ اللہ کے عہد مبارک کے

ابتدائی ایام میں ہؤا جبکہ جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے پریذیڈنٹ الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے اپنے ملک کی آزادی کے بعد اس کے سب سے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور حضور رحمہ اللہ کی نظرِ کرم سے آپ کو حضرت اقدس کے مقدس کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہؤا۔

تعمیر کعبہ کے مقاصد اور ان کا فلسفہ

(۲) حضرت اقدس کو الہاماً بتایا گیا:۔

" جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے۔ ایک اولوالعزم پیدا ہو گا۔" ("ازالہ اوہام" صفحہ ۶۳۵)

وہ اولوالعزم جس نے ۱۹۶۷ء میں بیت اللہ کی تعمیر کے تئیس عظیم الشان مقاصد اور ان کے فلسفہ پر روشنی ڈالی وہ ہمارے امام رحمہ اللہ ہی تھے۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

۳۔ فرمایا:۔

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز

صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔" ("ازالہ اوہام" ص۵۱۵،۵۱۶)

یہ رویاء ظاہری لحاظ سے بھی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے انگلستان کے متعدد سفروں کے ذریعہ بار بار پوری ہوئی۔ خصوصاً ۱۹۶۷ء میں جبکہ حضور نے وانڈزورتھ ٹاؤن ہال لنڈن میں امن کا اسلامی پیغام دیا۔ اس کے گیارہ برس بعد لنڈن میں ہی کسرِ صلیب کانفرنس ہوئی جس کے آخری اجلاس سے حضور نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جو پوری غیر مسلم دُنیا پر اتمامِ حجت ہونے کے علاوہ کئی سعید روحوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کا بھی باعث ہوا۔

بادشاہوں کا اظہارِ عقیدت

۴۔ الہام ہے:۔

"وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اِس الہام کے عین مطابق ۱۹۷۰ء کے مشہورِ عالم دورۂ افریقہ کے دوران کئی سربراہان مملکت نے حضور رحمہ اللہ سے شرفِ ملاقات حاصل کر کے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیا۔ مثلاً میجر جنرل یعقوبو گوون سابق صدر نائیجیریا، مسٹر ولیم ٹب مین سابق صدر لائبیریا، بانجا تیجاسی قائمقام صدرِ مملکت سیرالیون اور ۱۹۸۰ء میں حضور رحمہ اللہ کے غانا تشریف لے جانے پر وہاں کے صدر مملکت ڈاکٹر ہلا لیمان نے حضور سے ایک بار شرفِ ملاقات

حاصل کیا۔ اسکے بعد دوسری بار خود درخواست کر کے دوسری ملاقات کی ان کے علاوہ دورہ مغرب ۱۹۸۰ء کے دوران ہالینڈ کے وزیر اعظم بغیر کسی طے شدہ پروگرام کے خود خواہش کر کے ملے۔

غیر معمولی وسعتِ مکانی

۵۔ ۱۸۸۲ء کا زمانہ انتہائی کس مپرسی اور گمنامی کا زمانہ تھا۔ حضرت اقدس کی مجلس میں ان دنوں شاید دو تین آدمی ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی حاضر ہوتے ایسے وقت میں آپ کو الہام ہوا:۔

"وَسِّعْ مَكَانَكَ" (سراجِ منیر ص۶۳-۶۲)

یعنی اپنے مکان کو وسیع کرو۔ آپ کی مالی تنگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس روپیہ نہ تھا۔ اس لئے اس حکم الٰہی کی فوری تعمیل آپ نے اس طرح فرمائی کہ میاں عبد اللہ سنوری رضی کو اپنے دوست حکیم محمد شریف صاحب کے ہاں امرتسر بھیجا۔ وہ ان کی معرفت امرتسر سے آدمی اور تھوڑا سا سامان لے آئے اور "الدّار" میں تین چھپر کھڑے کر دیئے گئے جو کئی سالوں کے بعد ٹوٹ پھوٹ گئے۔

الہامِ ربّانی کا گویا یہ پہلا بیج تھا جو حضرتِ اقدس بانیٔ احمدیت کی حیاتِ طیّبہ میں نہایت تیزی سے پھولتا پھلتا گیا۔ یہاں تک کہ حضور کے نائبین کے عہدِ مبارک میں چمنستان کی صورت اختیار کر گیا۔ یہی الہام ۱۹۷۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو بھی ہوا۔ جہاں تک حضرت

خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ کے عہدِ سعید کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کی پیشگوئی بین الاقوامی سطح پر نہایت آب و تاب سے پوری ہوئی ۔ چنانچہ خدائی برکتوں سے معمور اس دَور میں نہ صرف ربوہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی بہت سی شاندار عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں ۔ ربوہ میں جو عالیشان عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں وہ یہ ہیں :-

مسجد اقصیٰ ۔ دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ۔ خلافت لائبریری ۔ سرائے فضلِ عمر ۔ سرائے محبت ۱ ۔ سرائے محبت ۲ ۔ گیسٹ ہاؤس انصار اللہ سرائے خدمت (خدام الاحمدیہ) ۔ مخزن الکتب العلمیہ (احمدیہ بک ڈپو)

علاوہ ازیں دار السلام النصرت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی پرشکوہ عمارتیں بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں ۔ اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو دفتر صد سالہ جوبلی کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا ۔

خلافتِ ثالثہ میں ممالک بیرون میں بہت سے وسیع و عریض اور خوبصورت مساجد اور مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ۔ جن میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔

مسجد نصرت جہاں، کوپن ہیگن (ڈنمارک)، مسجد ناصر گوٹن برگ (سویڈن) جامع مسجد ابادان (نائیجیریا)، مسجد الارد (نائیجیریا)، مسجد فضل عمر صوا (فجی)، مسجد ناصر (ٹرینیڈاڈ)، مسجد احمدیہ و مشن ہاؤس ڈھاکہ (بنگلہ دیش)، مسجد احمدیہ مشن ہاؤس سرینگر ۔ مسجد طارق (ماریشس)، مسجد سونگیہ (تنزانیہ) ۔ مشن ہاؤس سنگاپور ۔ مسجد بشارت پیدروآباد (سپین)، مسجد احمدیہ نور و مشن ہاؤس

اوسلو (ناروے)۔ مشن ہاؤس ٹورنٹو (کینیڈا)۔ مشن ہاؤس ناگویا (جاپان)۔ مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا)۔ مشن ہاؤس سالسبری (زمبابوے) علاوہ ازیں انگلستان میں چھ نئے مراکز بھی قائم ہوئے۔

انقلابِ ایران

۶۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کو فارسی میں یہ الہام ہوا:۔

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" (بدر ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء صلى)

یعنی شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ یہ آسمانی خبر اپنی پوری شان کے ساتھ ایک بار پھر حضور رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں پوری ہوئی جبکہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو شاہِ ایران کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور ایران کے مذہبی رہنما روح اللہ خمینی برسرِ اقتدار آ گئے۔

ایک دردناک المیہ

۷۔ مندرجہ ذیل الہامات ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پورے ہوئے:۔

(ا) وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَ۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۴ حاشیہ)

(ترجمہ) اس مکر کرنے والے کے مکر کو یاد کر جو تجھے کافر ٹھہرائے گا۔

(ایضاً صه٦)

(ب) تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ

فِیْهَا اِلَّا خَائِفًا وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ - اَلْفِتْنَةُ
هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ اَلَا اِنَّهَا
فِتْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ لِیُحِبَّ حُبًّا جَمًّا - حُبًّا مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْاَكْرَمِ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ وَفِی اللّٰهِ
اَجْرُكَ وَیَرْضٰی عَنْكَ رَبُّكَ وَیُتِمُّ اِسْمَكَ
وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰی
اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔“

ترجمہ :۔ ابو لہب ہلاک ہو گیا اور اسکے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔
(ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیرنامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ
جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیرنامہ رکھا) اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ
اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے اور جو تجھے رنج پہنچے
گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہامان تکفیرنامہ پر مہر
لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم
نبیوں نے صبر کیا۔ ...... یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ
تجھ سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے۔ جو کبھی منقطع
نہیں ہوگی اور خُدا میں تیرا اجر ہے۔ خُدا تجھ سے راضی ہوگا اور
تیرے نام کو پُورا کرے گا بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو
مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں اور بہت سی ایسی باتیں ہیں کہ تم

نہیں جانتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خُدا جانتا
ہے اور تم نہیں جانتے ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ تکفیر ضروری تھی اور اس میں خدا کی حکمت تھی۔
مگر افسوس اُن پر جن کے ذریعہ سے یہ حکمت اور مصلحتِ الٰہی پوری
ہوئی ۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا ۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴-۲۹)

۵ ہم پر کرم کیا ہے خُدائے غیور نے
پورے ہُوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

ایک باون سالہ شخص کا عبرتناک انجام

۸۔ ۴ر اپریل ۱۹۰۹ء کا دن مذہبی دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔
کیونکہ اس دن حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات اور
کشوف و رؤیاء ایک نئی شان سے منصۂ شہود پر آئے ۔ مثلاً
(الف) "جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا۔ مَیں اُسی تیر سے اس کا
کام تمام کر دوں گا ۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵)
(ب) "مَیں نے دیکھا کہ ایک بلّی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر
ہمارے پاس ہے ۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے ۔ بار بار
ہٹانے سے باز نہیں آتی ..... آخر میں نے کہا کہ آؤ
اسے پھانسی دے دیں ۔" (البدر ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۵)

(ج) "ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد
تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ ....
اس کی عمر باون ۵۲ سال سے تجاوز نہیں کرے گی
جب باون سال کے اندر قدم رکھے گا تب
اسی سال کے اندر ہی راہئ ملکِ بقا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶-۱۸۷)

اسلام کے خُدا کا یہ زبردست جلالی نشان پاکستان میں ظاہر ہُوا اور اس نے ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

علم و معرفت میں کمال

۹۔ حضرت اقدس نے مارچ ۱۹۰۶ء میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی فرمائی کہ:۔
"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل
کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی
رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

اس پیشگوئی کا عالمی رنگ میں پہلا ظہور مشہور عالم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت سے ہُوا جنہیں ۱۹۷۹ء میں ان کی بے مثال سائنسی خدمات کی بناء پر نوبل پرائز کا عالمی اعزاز حاصل ہوا جو عالمِ اسلام کے لئے بالخصوص باعث شکر و امتنان ہوا۔

احمدی طلباء کو علم و معرفت میں کمال عطا کرتے ہوئے حضور نے تعلیمی منصوبہ کا اجراء فرمایا۔ اس میں ادائیگی حقوق طلباء کے تحت طلباء کو وظائف اور انعامی تمغے دینے کی سکیم طے کی گئی جس سے احمدی طلباء میں تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وِرد

۱۰۔ مارچ ۱۸۸۲ء کا الہام ہے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ فَاکْتُبْ وَ لْیُطْبَعْ وَلْیُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ)

یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو لکھو اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دنیا میں بھیجا جائے۔

سبحان اللہ! حضرت احدیت کا ایک صدی پیشتر کا یہ فرمانِ مبارک کس شان سے پورا ہو رہا ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ربانی تحریک کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے آخری سال سے دنیا بھر کی تمام احمدی جماعتیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد پورے التزام کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اسی طرح خدائے ذوالجلال کی قادرانہ تجلیات کا یہ پُرکیف نظارہ بھی چشمِ فلک دیکھ رہی ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر ستارہ احمدیت کا جو خصوصی اعزاز عطا ہوا اس کے چودہ کونوں میں اللہ اکبر اور وسط میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کا ہی پیارا کلمۂ توحید لکھا ہے جو ممالک عالم میں بڑی کثرت سے چھپ چکا ہے۔
یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے وِرد سے قرآن مجید کی ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے۔ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے:۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ○ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(محمد: ۱۹-۲۰)

یعنی وہ آخری فیصلہ کی گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے۔ سو اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں اور جب اس کی اصل حقیقت اُن کے پاس پہنچے گی تو اس وقت انہیں کیا چیز نفع دے گی۔ اور یہ حقیقت جان لے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔

مشہور مفسّر قرآن "خاتمۃ المحققین" حضرت علامہ ابو الفضل شہاب الدین محمود الوسی البغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ) نے "روح المعانی" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض بزرگانِ سلف نے یہ عجیب نکتہ بتایا ہے کہ لفظ "بَغْتَةً" کے حروف بحساب جملِ کبیر ۱۴۰۷ بنتے ہیں۔ پس یہ اسلامی انقلاب ۱۴۰۷ھ کے بعد برپا ہوگا۔

اب یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی مسلم جماعتوں میں سے اگر کسی کا تعلق ۱۴۰۷ ہجری سے ہے تو وہ صرف جماعتِ احمدیہ ہے۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ

کو قائم ہوئی۔ لہٰذا ۱۴۰۰ ہجری جماعت احدیہ کے قیام کی دوسری ہجری صدی (غلبۂ اسلام کی صدی) کا پہلا قمری سال ہوگا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے پردہ پر واحد مقدس وجود تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے اختتام پر یہ القاء فرمایا کہ چودھویں صدی کا الوداع اور پندرھویں صدی کا استقبال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وِرد سے کیا جانا چاہیئے۔

۱۰۔ یہ امر نہ صرف خلافت ثالثہ کی حقانیت کا چمکتا ہوا نشان ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت پر بھی زندہ برہان ہے۔ کیونکہ سورۃ محمدؐ کی اسی آیت میں جہاں غلبۂ اسلام کے لئے بغتۃً یعنی ۱۴۰۰ ہجری کے بعد آنے کی خبر دی گئی ہے، وہاں اگلی آیت میں واضح الفاظ میں یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ :۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

جلسہ سالانہ کے لئے قوموں کی تیاری

۱۱۔ حضرت اقدس بانئ سلسلہ احدیہ کے عہدِ مبارک کا پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں ہوا جس میں صرف ۷۵ مخلصینِ احمدیت نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کے بعد حضور نے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں خدا کے حکم سے یہ پیشگوئی فرمائی کہ :۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر

ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ۔"

سیدنا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دَور کا ہر سالانہ جلسہ (قادیان و ربوہ) اس پیشگوئی کی صداقت کا روشن ثبوت پیش کرتا رہا ۔ چنانچہ پچھلے سال ۱۹۸۱ء میں اس بابرکت تقریب پر دو لاکھ سے زائد فیدو ایدا ہیمی کا بے نظیر اجتماع ہوا ۔ جس میں امریکہ، کینیڈا، ٹرینیڈاڈ، فجی، انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، ڈنمارک، اردن، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، کینیا، تنزانیہ، زیمبیا، ماریشس، انڈونیشیا وغیرہ جماعتوں کے وفود شامل ہوئے ۔ حضور رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں ہی اس پیشگوئی کے مطابق حضور کے ارشاد پر مختلف اقوام کے افراد وفود کی شکل میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے آنے شروع ہوئے ۔ اور اب ان کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے کہ ان کے لئے انگریزی اور انڈونیشی زبان میں رواں ترجمہ کا بندوبست کیا گیا ہے ۔ حضرت اقدس اس تائیدِ ربّانی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

فَقَالَ سَيَاتِيْكَ الْاُنَاسُ وَ نُصْرَتِيْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ يَّاتِيْنَ وَ تَنْصُرُ وَ تِلْكَ الْوُفُوْدُ النَّازِلُوْنَ بِدَارِنَا هُوَ الْوَعْدُ مِنْ رَّبِّيْ وَ اِنْ شِئْتَ فَاذْكُرْ ۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۵۱)

یعنی خُدا نے کہا کہ لوگ تیری طرف آئیں گے اور تیری مدد کریں گے اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیری مدد کی جائے

گی۔ پس یہ گروہ در گروہ (وفود) لوگ جو ہمارے گھر میں اُترتے ہیں یہ وہی خدائی وعدہ ہے اگر تُو چاہے تو یاد کر۔

اشاعتِ دینِ حق کے جدید ذرائع

۱۲۔ خُدائے عزّوجل نے جب حضرت اقدس کو دنیا بھر میں دینِ حق کی اشاعت کا فریضہ سونپا تو ساتھ ہی یہ وعدہ بھی فرمایا :۔

"اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ" (حقیقۃ الوحی ص۹۵)

مَیں رحمٰن ہُوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دُوں گا"

چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دَور میں پریس۔ ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈر۔ کیمرے، ٹیلی ویژن ٹیلیکس۔ سلائیڈز۔ وی سی آر۔ فولڈرز۔ اور مختلف زبانوں کی ترجمانی کے انڈکشن سسٹم (INDUCTION SYSTEM) تبلیغ حق کی خدمت میں رو بہ عمل ہو چکے ہیں۔ اور یہ ایسی بات ہے جو حضرت اقدس کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ غلبۂ دینِ حق کی صدی میں جب احمدی سائنسدانوں کو نئے سے نئے ایجادات کا موقع ملے گا تو دنیائے احمدیت کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت

۱۳۔ اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں یہ الہام درج ہے :۔

" مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور
ان کے نفوس و اموال میں برکت بخشوں گا ۔"

اس وعدۂ ربّانی کے مطابق جماعت احمدیہ کی تعداد خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے بڑھ چکی ہے اور ان کے اموال میں جو غیر معمولی برکت بخشی گئی ہے اس کی علامت جماعتِ احمدیّہ پاکستان کے تین مرکزی اداروں (صدر انجمن احمدیّہ ۔ تحریکِ جدید ۔ وقفِ جدید) کا ترقی پذیر بجٹ بھی ہے جس میں ہر سال معجزانہ طور پر اضافہ ہو رہا ہے ۔

حضرت مصلح موعود کے عہدِ مبارک کی آخری مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء میں ان اداروں کے بجٹ کی رقوم کا نقشہ یہ تھا :۔

صدر انجمن احمدیّہ پاکستان	۳۴,۲۴,۲۵۳ ۔ ۔۔
تحریکِ جدید	۳۶,۲۴,۹۲۰ = ۔۔
وقفِ جدید	۱,۷۰,۰۰۰ ۔ ۔۔

مگر مجلس مشاورت ۱۹۸۲ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل بجٹ منظور فرمائے :۔

صدر انجمن احمدیّہ پاکستان	۱,۴۹,۳۶,۹۸۲ ۔ ۔۔
تحریکِ جدید	۵,۳۹,۷۰,۰۰۰ ۔ ۔۔
وقفِ جدید	۱۰,۱۵,۰۰۰ ۔ ۔۔

ے اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

ان اداروں کے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۔ صد سالہ جوبلی فنڈ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور دوسری تنظیموں کے آمد و خرچ کے میزانیے بھی پیش نظر رکھے جائیں تو جماعت احمدیہ کے اموال میں برکت کے نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔

ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ

۱۴ ۔ حضرت اقدس نے اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء میں بطور پیشگوئی جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ :۔

"وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کیلئے تیار ہوں اور تمام ترکوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور رحمتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے ۔"

یہ آسمانی خبر ارضِ بلال (افریقہ) میں "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کے ذریعہ نہایت آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے اور اسلام اور خدمتِ انسانیت کی تاریخ میں ایک نیا سنہری باب ہے ۔ یہ آسمانی منصوبہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۱۹۷۰ء میں سفر مغربی افریقہ کے دوران جاری فرمایا تھا ۔

جسے اللہ تعالیٰ نے گیارہ سالوں میں اتنی لاتعداد برکتوں سے نوازا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اس وقت نائیجیریا۔ غانا۔ گیمبیا۔ لائبیریا اور سیرالیون میں ۱۸ شاندار ہسپتال اور ۲۳ عظیم الشان سکول نہایت وسیع پیمانے پر دن رات خلقِ خدا کی خدمت میں سرگرمِ عمل ہیں اور نہ صرف یہ کہ ان ممالک کی ممتاز و مقتدر شخصیات بلکہ سربراہان مملکت بھی ان کی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔

قرآن مجید کی عالمی اشاعت

۱۵۔ حضرت اقدس...... سیالکوٹ میں لالہ بھیم سین صاحب وکیل کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ان کو یہ خواب سنایا کہ:۔

"آج رات مَیں نے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کردو" (سیرت احمد مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲)

جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت اقدس کو عطا ہوئی اور جسے ساری دنیا میں پہنچانے کا حکم دیا گیا، وہ قرآن کریم ہی تھا جس کی خلافت ثالثہ کے مبارک دَور میں گذشتہ خلفائے احمدیت سے بڑھ کر اشاعت ہوئی اور کلام اللہ کے پھیلانے اور دنیا اور لائبریریوں تک پہنچانے کا سلسلہ عالمی سطح پر ایسی وسعت اختیار کر گیا کہ قبل ازیں تاریخِ اسلام

میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس ضمن میں حضور نے یورپ، امریکہ اور افریقہ کے ہوٹلوں میں قرآن کریم رکھنے کی ایک زبردست مہم جاری فرمائی جس کے تحت ان برّاعظموں کے درجنوں ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں قرآن کریم کے نسخے ہوٹلوں میں رکھوائے گئے۔

عِلم ومعرفت سے لبریز بلند پایہ لٹریچر

۱۶۔ حضرت اقدس..... کا الہام ہے :۔

"آسمان سے بہت دودھ اُترا ہے اسے محفوظ رکھو۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳)

اس الہام میں حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء کے بلند پایہ لٹریچر کی طرف اشارہ ہے جسے "آسمانی دودھ" سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا بلند پایہ لٹریچر ۲۶ اہم مطبوعات پر مشتمل قریباً ۱۹۹۰ صفحات پر محیط ہے جس کی تفصیل خاکسار کے مقالہ مطبوعہ "الفضل" ۲۶ مئی ۱۹۸۲ء میں شائع شدہ ہے۔ اور اس مضمون کے آخری حصہ میں شامل ہے۔

حضور کے اس لٹریچر کی شوکت وعظمت اور اثر انگیزی کا اندازہ لگانے کے لئے صرف ایک اقتباس ہدیۂ قارئین کرتا ہوں۔ فرمایا :۔

"مقامِ محمدیہ کی جو معرفت ہمیں حاصل ہے آج وہ ہمارے غیر کو حاصل نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کروڑوں، اربوں لوگ ایسے پیدا

ہوئے جنہیں اپنے اپنے ظرف کے مطابق یہ معرفت ملی۔ ہم نے اس عرفان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور پہلوں کی طرح جنہیں یہ عرفان اور معرفت عطا ہوئی تھی۔ حقیقی معنی اور عارفانہ رنگ میں آج اگر کوئی "خاتَم الانبیاء زندہ باد" کا نعرہ لگا سکتا ہے تو وہ ہم ہی ہیں ہم جب خاتم الانبیاء زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ہمارا یہ نعرہ عارفانہ نعرہ ہے۔ ہم اس حقیقت کو پہچانتے ہیں اور ہمارے دل کی گہرائی ہماری روح کی وسعتوں اور ہمارے جسم کے ذرّہ ذرّہ سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ

خاتم الانبیاء زندہ باد

ختم المرسلین زندہ باد

لیکن بعض وہ بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے تاریخ کی دوریوں اور ماضی کے دھندلکوں میں افقِ انسانی پر دُور سے ایک چمک تو دیکھی اور اس چمک سے وہ ایک حد تک گھائل بھی ہُوئے لیکن ابرِ رحمت ان پر نہیں برسا۔ ماضی کے دھندلکوں میں وہ جو ایک چمک انہیں نظر آئی اس پر فریفتہ ہو کر اور اُس کی عاشق ہو کر وہ بھی خاتم الانبیاء زندہ باد کا نعرہ لگا لیتے ہیں لیکن ان کا نعرہ عارفانہ نعرہ نہیں ہے بلکہ محجوبانہ نعرہ ہے وہ اس مقام کو پہچانتے تو نہیں صرف ایک نظر کے وہ گھائل ہو چکے ہیں۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ

پاک وجود جو ہمارے دل اور ہمارے دماغ اور ہماری رُوح اور ہمارے جسم پر حکومت کرتا ہے اس کے حق میں مجوبانہ نعرے بھی لگائے جاتے ہیں لیکن جب "ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ بلند ہو تو ایک احمدی کی روح کی گہرائیوں سے نکلنے والا عارفانہ نعرہ ہی سب سے بلند ہونا چاہیئے۔"

(عظیم روحانی تجلّیات صنا۔۱۲)

انوارِ آسمانی کی عالمگیر ضیاء پاشیاں

۱۷۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں تحریر فرمایا :۔

"چونکہ خُدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گی اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس (خواجہ میر درد ۔ ناقل) خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے ۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے ۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد

کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(ص۶۵ طبع اوّل)

حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی جس حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اور خلافتِ ثالثہ کے عہد مبارک میں حضرت اقدس کے لائے ہوئے حقیقی اسلام کے پیغام کو کس طرح دُنیا کے چپّہ چپّہ تک پہنچایا گیا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسکا اعتراف دوسرے مسلمان زعماء کو بھی ہے۔ چنانچہ پاکستان کے نامور صحافی جناب عبدالسلام خورشید نے اخبار مشرق مورخہ ۳۰ ر جون ۱۹۷۴ء کو لکھا:۔

"ہم نے گذشتہ نصف صدی میں احمدیوں کی مخالفت میں محض جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں اور کانفرنسوں اور تقریروں سے کام لیا۔ لیکن احمدیوں نے خاموشی کے ساتھ پاؤں پھیلا لئے۔ اس وقت دُنیا کے اکتیس ملکوں میں انہوں نے پچاس سے زیادہ احمدیہ مشن قائم کر رکھے ہیں۔ ان کے زیر اہتمام تین سو چالیس مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ گھانا میں ایک سو اکسٹھ۔ انڈونیشیا میں ساٹھ۔ سیرالیون میں چالیس، نائیجیریا میں چالیس اور مشرقی افریقہ میں بیس۔ برطانیہ امریکہ، جرمنی، ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ میں بھی ان کی مساجد موجود ہیں انگریزی، جرمن اور دوسری زبانوں میں سولہ رسالے جاری ہیں۔ بہت سی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم چھاپے جا چکے ہیں اور بانیٔ سلسلہ اور دوسرے نمایاں افراد کی کتابیں بھی مختلف زبانوں میں

طبع ہو کر دُنیا بھر میں فروخت ہو رہی ہیں۔ چونکہ عامۃ المسلمین نے ایسی کوئی منظم کوشش نہیں کی اس لئے بیرونی دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کی وہی تاویل چالو ہے جو احمدی کرتے ہیں اور بعض افریقی ممالک میں تو احمدیت کو ہی اصل اسلام کا مظہر سمجھا جا رہا ہے۔"

اسلامی شوکتِ رفتہ کا شاندار احیاء

۱۸۔ کتاب البریہ صفحہ ۱۳۰ پر یہ الہام درج ہے:۔

"میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔"

اس پیشگوئی کا ایک پُرشوکت ظہور سرزمینِ سپین میں ہوا جہاں مسلمان بادشاہوں نے ۷۱۵ء سے ۱۴۹۲ء تک کسی نہ کسی خطہ میں پورے جلال اور تمکنت سے حکومت کی۔ جس کے بعد نئے حکمرانوں نے نہایت بے دردی سے اسلامی کتب خانوں کو جلا کر چراغاں کیا۔ بے شمار مسلمان عورتوں کو مسجدیں بند کر کے بارود سے اُڑا دیا گیا اور لاکھوں مسلمان یا زندہ جلا دیئے گئے یا ملک بدر کر دیئے یا انہیں ارتداد پر مجبور کر دیا۔ صلیب بلند ہو گئی۔ ہلال غروب ہو گیا۔ اور مسجد کے میناروں سے اذان کی آوازیں خاموش کر دی گئیں۔ چودھویں صدی ہجری کے آخری ایام میں یکایک سپین میں یہ عظیم اسلامی انقلاب برپا ہوا کہ امام آخر الزمان کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے مبارک ہاتھوں سے ۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو قرطبہ کے ماحول میں پیدرو آباد کے مقام پر ایک

عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور اس کی تکمیل بھی حضور رحمہ اللہ کے عہدِ خلافت میں ہی ہُوئی۔ یہ مسجد فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت سیّدنا مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دستِ مبارک سے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس کا افتتاح عمل میں آ چکا ہے۔

اس تاریخ ساز اور پُر شکوہ تقریب کے نتیجہ میں ہسپانیہ ساڑھے سات سو سال کے بعد پھر سے اسلام کے آسمانی اور روحانی نوبت خانوں سے گونج اٹھا ہے اور مسلم اسپین کا تخیّل جسے کبھی خواب سمجھا جاتا تھا اب جلد یا بدیر ایک حقیقت بنتا نظر آ رہا ہے۔

اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پیشگوئیوں کے مطابق صرف سپین ہی میں نہیں ساری دنیا پر دینِ حق کا پرچم پوری شان سے لہرا رہا ہوگا اور ہر ملک، ہر قوم بلکہ ہر دل میں خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور ایک ہی خُدا ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۳ء کے انقلاب انگیز جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کرتے ہُوئے فرمایا:۔

" دوست میری بات یاد رکھیں، یہ صدیوں کی بات نہیں، درجنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائیگا اور پھر دوسری طاقتیں آگے آجائیں گی۔ اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی۔ پھر خدا اور اسکا نام لینے والی جماعت حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ

علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالی جماعت، قرآن کریم کے احکام کا سکہ دنیا میں قائم کرنے والی جماعت، اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئے گی اور پھر اس دُنیا میں اُخروی جنّت سے ملتی جلتی ایک جنّت پیدا ہو گی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔ اور تلخیاں دور کر دی جائیں گی۔ اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پہ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا اور خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا۔ اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل اپنے مقدر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائے گا۔ یہ عمل نسلاً بعد نسل رونما ہو گا اور پھر قیامت آ جائے گی۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء)

۵ اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی تحریکات

(۱) فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن کی تحریک۔
(۲) تحریکِ تعلیمُ القرآن۔ (۳) وقفِ عارضی کی تحریک۔
(۴) وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک۔
(۵) بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک۔
(۶) مجلسِ ارشاد کا قیام۔ (۷) اتحاد بین المسلمین کی تحریک۔
(۸) تحریکِ جدید کے "دفتر سوم" کی تحریک۔
(۹) چندہ وقفِ جدید کے "دفتر اطفال" کا اجراء۔
(۱۰) بدرسوم کے خلاف جہاد (۱۱) مجالسِ موصیان کا قیام
(۱۲) تسبیح و تحمید، درود شریف، استغفار اور خاص دعاؤں کی تحریکات۔
(۱۳) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک۔
(۱۴) "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم۔
(۱۵) صد سالہ احمدیہ جوبلی کی تحریک۔
(۱۶) صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا روحانی پروگرام۔
(۱۷) غلبہ اسلام کی صدی کے لئے دس سالہ تحریک۔
(۱۸) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ورد کی تحریک (۱۹) احمدیوں کی جسمانی نشوونما کیلئے منصوبہ کا اعلان۔
(۲۰) مجلسِ توازن کا قیام۔

O

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت اپنے بابرکت عہد میں جو مبارک تحریکات جاری فرمائیں ان میں سے بعض کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :۔

۱۔ وقفِ عارضی کی تحریک

حضور رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی نظارہ دکھایا کہ پوری زمین ایک سرے سے دوسرے سرے تک نُور سے منور ہو گئی ہے اور پھر وہ نورُ "بُشریٰ لکُم" کی عظیم بشارت کے الہامی الفاظ میں ڈھل گیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :۔

"جو نُور میں نے اس دن دیکھا تھا۔ وہ قرآن کریم کا نُور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ :۔

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے

کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲. تحریک تعلیم القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اہم تحریک تعلیم قرآن پاک کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا :۔

"ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآنِ کریم پڑھنا نہ آتا ہو"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآنِ کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

۳. بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک

باہمی ہمدردی و اخوت کے سلسلہ میں حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تمام عہدہ داران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"آج مَیں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدہ دار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو مَیں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دِہ ہونا پڑے گا اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ مَیں اپنے ربّ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ مَیں ایسے ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ایک اہم ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں۔"

(الفضل ۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء)

۴۔ چندہ "وقفِ جدید" کے دفتر اطفال کا اجراء

پاکستان بھر کے دیہاتی علاقوں میں اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ خدائی تحریک "وقفِ جدید" کے کام میں وسعت کے پیش نظر ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے شعبہ اطفال و ناصرات کا قیام کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچّو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو۔" (الفضل ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

۵۔ تحریکِ جدید کے دفترِ سوم کا اجراء

۱۹۶۷ء میں حضور نے دفترِ سوم کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا :۔

" چاہیئے کہ ہر فردِ جماعت جو دفترِ اوّل و دوم میں شامل نہیں ہو سکا اب دفترِ سوم میں شامل ہونے کی جلد از جلد سعادت حاصل کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس غرض کے لئے زیادہ جدّوجہد کریں اور امراء صاحبان پورا پورا تعاون کریں " (الفضل ۳ نومبر ۱۹۶۷ء)

۶۔ تسبیح و تحمید، درود شریف، استغفار اور خاص دعاؤں کی تحریکات

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مارچ ۱۹۶۸ء میں اس بابرکت تحریک کو جماعت کے سامنے رکھا اور تاکید فرمائی کہ جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے جو اس تحریک پر عمل نہ کرے ۔ چنانچہ حضور نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا :۔

" مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح، تحمید اور درود شریف پڑھنے والی بن جائے اس طرح کہ ہمارے بڑے، مرد ہوں یا عورتیں، کم از کم دوسو بار تسبیح، تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور ہمارے نوجوان بچے پندرہ سال سے پچیس سال

کی عمر کے ایک سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے اُن کے والدین یا ان کے سرپرست (اگر والدین نہ ہوں) ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے۔ لفظ اٹھانے لگ گئی ہے۔ سات سال کی عمر تک، ان سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ اس طرح پر بڑے (۲۵ سال سے زائد عمر کے) دو سو دفعہ۔ جوان کم از کم ایک سو بار اور بچے ۳۳ بار اور بالکل چھوٹے بچے تین بار تسبیح اور تحمید کریں۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے)، اس ذکر و درود کو پڑھے اور اس احساس کیساتھ پڑھے کہ بڑی ذمہ داری ہے ہم پہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی۔ انسان اس وقت بڑے نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بن کے بھیجے گئے تھے اور آپ کی رحمتوں اور برکتوں کو کھینچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا لازمی ہے۔

یاد رکھیں کہ جس وقت ہم نے دنیا کی فضاؤں کو خدا کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پُر کر دیا اس وقت شیطانی آواز خود بخود ان فضاؤں میں دب جائیگی اور اسلام غالب آ جائیگا۔"

(الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء صفحہ ۳-۴)

اسی سال حضور نے مندرجہ ذیل دعاؤں کی بھی تلقین فرمائی ۔
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط بکثرت پڑھنے کی تلقین فرمائی ۔ (الفضل ۲۷ر جون ۱۹۶۸ء)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ط ۲۵ سال سے اُوپر عمر کے مرد و خواتین کم از کم ۱۰۰ بار ۔ ۲۵ سال سے ۱۵ سال کے درمیان والے ۳۳ بار ۔ ۱۵ سے ۷ سال عمر والے گیارہ بار اور سات سال سے چھوٹے تین بار روزانہ پڑھیں ۔ (الفضل ۲ر جولائی ۱۹۶۸ء)

رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا ۔
بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی ۔ (الفضل ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۸ء)

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط ہر فرد جماعت کم از کم ۳۳ بار روزانہ پڑھے ۔"

(الفضل ۱۶ر فروری ۱۹۶۸ء)

۷۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک

مورخہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ ہال کراچی میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو یہ اہم تحریک فرمائی کہ :۔

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں .... ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو

ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہیئے"۔ (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

۸۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا رُوحانی پروگرام

حضور نے صد سالہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام بھی تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

(۲) ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جلئے۔

(۴) ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے :۔

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ

(۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ؕ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

(۵) کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دُعائیں پڑھی جائیں :۔

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ؕ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اسکے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی

تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ (الفضل یکم مارچ ۱۹۷۴ء صـ۲)

۹۔ غلبۂ اسلام کی صدی کیلئے دس سالہ تحریک

حضور نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے آخری اجلاس میں غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے ایک دس سالہ پروگرام کا اعلان کیا۔ چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"بلا استثناء ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھے جو احباب قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں وہ ترجمہ سیکھیں اور جو ترجمہ جانتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر سیکھیں جو خود اللہ تعالیٰ نے نبی پاکؐ کو سکھائی اور وہ تفسیر بھی سیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور اور بصیرت و معرفت کے زیر سایہ خود کی۔ اس کے علاوہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے اور غیر معمولی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مزید اعلیٰ تعلیم دلانا جماعت کی ذمہ داری ہوگی۔ اس پروگرام کی آخری شق حضور نے یہ بیان فرمائی کہ سب احمدی اسلام کی حسین اخلاقی تعلیم پر قائم ہوں۔" (الفضل ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

فرمانِ مُبارک حضرت مصلح موعود رضؓ

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا اور ہمیشہ خداتعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خداتعالیٰ ہی خلفاء مقرر کریگا۔ حال ہی میں ایک صاحب کا خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ مَیں نے ایک شخص کو تبلیغ کی۔ وہ کہتا ہے اگر تمہارے موجودہ خلیفہ کے بعد بھی سلسلہ قائم رہا تو مَیں بیعت کرلونگا .... مَیں تو مرجاؤنگا لیکن میرے بعد جو حضرت مسیح موعود کے قائمقام ہونگے انکے متعلق بھی، اسی طرح کہا جائیگا۔ اور یاد رکھو اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہے گا اور ہماری جماعت دن بدن ترقی کرتی رہے گی۔"

(درس القرآن صلاے مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء از حضرت مصلح موعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یادگار

اور

انقلاب انگیز لٹریچر

بلاشبہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے انقلاب انگیز خطابات کا ایک کثیر حصہ یا تو سلسلہ کے جرائد و رسائل میں ریکارڈ ہونے یا غیر مطبوعہ ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضور کے جو مقدس افکار عالیہ اور گرانمایہ فرمودات کتابی صورت میں منظر عام پہ آچکے ہیں اور جن کی تعداد ۲۶ ہے۔ وہ بھی علم و عرفان کا ایک لاثانی اور غیر فانی خزانہ ہیں جس پہ ایک نظر ڈالتے ہی انسان اپنے تئیں ایک نئے عالم میں پاتا ہے۔ اس کی رُوح وجد کر اُٹھتی ہے۔ دل و سینہ زندہ ایمان و عرفان سے منوّر ہو جاتا ہے اور زبان بے ساختہ پکار اُٹھتی ہے کہ یہ

آسمانی دودھ

ہے۔ جس کے محفوظ رکھنے کا ارشاد خود جناب الٰہی نے اپنے پاک الہام میں فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۰۱) اور یہ وہ

شربتِ وصل و بقا ہے

جو دستِ قدرت نے تشنہ روحوں کے لئے تیار کیا ہے۔

بلند پایہ لٹریچر ایک نظر میں

ذیل میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات و تقاریر پر مشتمل بلند پایہ لٹریچر کی فہرست دی جاتی ہے جو مختلف اداروں کی طرف سے ۱۹۶۵ء سے اب تک کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور خلافت لائبریری اور شعبۂ تاریخ احمدیت میں موجود ہے۔ یہ لٹریچر جیسا کہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہوگا قریباً ۱۹۹۰ صفحات پر محیط ہے اور اکثر و بیشتر آفسٹ طباعت کا شاہکار ہے۔

حضورؒ کی بعض مقبول عام مطبوعات کے تراجم دنیا کی مندرجہ ذیل اہم زبانوں میں بھی شائع ہو چکے ہیں:۔

انگریزی۔ جرمن۔ فرنچ۔ سپینش۔ انڈونیشین۔ کویتی (فجی)، جاپانی۔ سواحیلی۔ تامل۔ ڈچ۔ ڈینش۔

۱۹۶۵-۶۶ء

۱۔ تین اہم امور:۔

خطبات ۲۱ر جنوری ۱۹۶۶ء، ۳۰ر اپریل ۱۹۶۶ء، ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۵ء
صفحات ۲۷ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

۲۔ تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء اور صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی صحیح بجٹوں کی تیاری اور بروقت وصولی کے متعلق زرّیں ہدایات۔

خطبہ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء۔ صفحات ۱۱ ناشر وکالت مال تحریک جدید
نظارت بیت المال آمد۔

۳۔ قرآنی انوار۔
خطبات از ۲۴ر جون تا ۱۶ر ستمبر ۱۹۶۶ء۔ صفحات ۱۰۸۔ ناشر نظارت
اصلاح وارشاد ربوہ باہتمام مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب مینجنگ
ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ۔

۴۔ مجاہدہ۔
خطبہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء۔ صفحات ۱۵۔ ناشر وکالت مال تحریک جدید
انجمن احمدیہ۔

۵۔ خطبۂ صدارت۔
جلسہ تقسیم انعامات و اسناد تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۱۹۶۶ء۔
صفحات ۸ ناشر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۹۶۷ء

۶۔ تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد۔
خطبات از ۱۳ر مارچ ۱۹۶۷ء تا ۱۶ر جون ۱۹۶۷ء۔
ناشر۔ نظارت اصلاح و ارشاد باہتمام مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب
مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ۔

۷۔ امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ۔
تقریر ۲۸ر جولائی ۱۹۶۷ء وانڈز ورتھ ہال لندن۔ صفحات ۶

ناشر۔ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ۔

۸۔ احمدی خواتین سے (حضور رحمۃ اللہ) کا اہم خطاب۔

تقریر ۲۱/ اکتوبر ۱۹۶۷ء۔ صفحات ۳۲۔

ناشر۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔

۱۹۶۸ء

۹۔ اعلان سالِ نو تحریکِ جدید ۳۵/۲۵/۲۴۔

خطبہ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۶۸ء۔ صفحات ۱۶ ناشر۔ وکالتِ مال تحریک جدید ربوہ

۱۹۶۹ء

۱۰۔ تعلیم القرآن کے دوسرے دور کا آغاز۔

خطبہ ۲۶/ اپریل ۱۹۶۹ء۔ صفحات ۱۶

ناشر۔ نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ۔

۱۱۔ عظمتِ قرآنِ پاک۔

قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور رُوح ہے (خطبہ ۲۸/ مارچ ۱۹۶۹ء)۔

صفحات ۸۔ ناشر۔ نظارتِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)، ربوہ۔

۱۲۔ اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ۔

(خطبات ۱۹۶۹ء) صفحات ۱۳۶۔ ناشر نظارت اصلاح وارشاد۔ باہتمام

مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ۔

۱۹۷۰ء

۱۳۔ ربوہ کے ماحول کو پاکیزہ رکھیں۔ (خطبہ ۸/ جنوری ۱۹۷۰ء)

صفحات ۳۵ ۔ ناشر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۔

۱۴ ۔ "صفاتِ باری کے مظہرِ اتم، انسانیت کے محسنِ اعظم کی عظیم روحانی تجلّیات"۔ (خطبہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء) صفحات ۴۱
ناشر ۔ نظارت اصلاح وارشاد ۔ ربوہ ۔

۱۵ ۔ احمدی ڈاکٹروں سے بصیرت افروز خطاب
(تقریر ۳ اگست ۱۹۷۰ء) صفحات ۴۵ ۔ ناشر۔ مجلس نصرت جہاں ربوہ ۔

۱۶ ۔ ایک سچے اور حقیقی خادم کے بارہ۱۲ اوصاف ۔
(تقریر ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء) صفحات ۴۹ ناشر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۱ء

۱۷ ۔ حالاتِ حاضرہ کے متعلق ایک اہم خطبہ ۔ (خطبہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۱ء) ۔
صفحات ۱۵ ۔ ناشر۔ نظارت اشاعتِ لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۱۸ ۔ پاکستان انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے ۔ (خطبہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء)
صفحات ۸ ۔ ناشر۔ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ ۔

۱۹۷۲ء

۱۹ ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے حضور رحمہ اللہ..... کا خطاب
خلاصہ تقریر ۷ جون ۱۹۷۲ء ۔ صفحات ۸ ۔ ناشر شعبہ زود نویسی ربوہ ۔

۲۰ ۔ لجنہ اماء اللہ کے پندرہویں سالانہ مرکزی اجتماع سے بصیرت افروز خطاب
تقریر ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء، صفحات ۲۵ ۔
ناشر ۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۳ء

۲۱ - مقامِ محمدیت کی تفسیر - (خطبہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء)
صفحات ۱۳ - ناشر:- نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

۲۲ - کشمیر اسمبلی کی ایک قرارداد پر تبصرہ - (خطبہ ۴ مئی ۱۹۷۳ء)
صفحات ۱۶ ناشر:- نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

۲۳ - تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی اہمیت -
(۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۳ء کے خطبات کے اہم اقتباسات) صفحات ۴۸ ۔
ناشر۔ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی ۔ ربوہ

۱۹۷۴ء

۲۴ - حقوقِ انسانی اور آئینِ پاکستان ۔ صفحات ۲۲
ناشر:- جماعت احمدیہ لاہور۔

۱۹۷۵ء

۲۵ - "جلسہ سالانہ کی دعائیں" (۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۵ء تک) صفحات ۱۱۲
ناشر:- نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۲۶ - احمدی خواتین سے بصیرت افروز خطاب - (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء)
صفحات ۱۵ ناشر:- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۶ء

۲۷ - "اسلام کو ترک کرنیوالے کا سلسلہ احمدیہ (مبائعین خلافت) سے کوئی تعلق نہیں" - (خطبہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء) صفحات ۱۷ - ناشر:- نظارت اشاعت

لٹریچر وتصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۱۹۷۸ء

۲۸۔ ہمارے عقائد۔ (تقریر ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء) صفحات ۲۶
ناشر :۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۲۹۔ ہمارے لئے خُدا اور محمدؐ ہی کافی ہیں۔ (خطبہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء)۔
صفحات ۷ ناشر :۔ احمد اکیڈمی ۔ ربوہ ۔

۳۰۔ اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے۔ (خطبات ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء ، ۲ جنوری ۱۹۷۹ء) صفحات ۵۴
ناشر :۔ مجیب الرحمٰن صاحب وکیل ۱۲۲ میکلوڈ روڈ لاہور ۔

۳۱۔ "المصابیح" (تقاریر برائے لجنہ اماءاللہ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۸ء)
صفحات ۳۵۲ ۔ ناشر: شعبہ اشاعت لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ ۔

۱۹۷۹ء

۳۲۔ پیغام۔ بھارت کے دکھی احمدیوں کے نام ۔ (۵ مئی ۱۹۷۹ء)۔
صفحات ۴، ناشر سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیری ریاست کرناٹک ۔

۳۳۔ جماعت سے خطاب (فرمودہ سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۷۹ء)
صفحات ۱۶ ناشر :۔ مجیب الرحمٰن صاحب وکیل ۱۲۲ میکلوڈ روڈ لاہور ۔

۱۹۸۰ء

۳۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھتیسویں ۳۶ سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب
تقریر ۹ نومبر ۱۹۸۰ء ، صفحات ۱۹ ۔ ناشر :۔ عبدالقدوس الثانی

بیت الظفر c ۔ ۶۷ یونٹ ۔ ۶ لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) ۔

۳۵ ۔ "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" (حضور کے شہرہ آفاق تبلیغی و تربیتی دورہ ۱۹۸۰ء کی ایمان افروز روداد اور مبارک ارشادات کا دلآویز مرقع) ۔

صفحات ۵۶۰ مرتبہ: مسعود احمد خاں صاحب دہلوی مدیر "الفضل"

ناشر: ۔ سیّد عبدالحی صاحب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ ۔

۱۹۸۱ء

۳۶ ۔ "افتتاحی خطاب" (جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء) ۔ صفحات ۸

ناشر: ۔ مسجد فضل لنڈن

THE LONDON MOSQUE, 16 GRESSON HALL ROAD, LONDON S.W18, 5QL, S.W ENGLAND.

○

حضرت مصلح موعود کا ترسیٹھ ۶۳ سال قبل کا ایک رؤیا

جو پورا ہو چکا ہے

از حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

آج سے ترسیٹھ سال قبل سالانہ جلسہ ماہ مارچ ۱۹۱۹ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ نے ۶ مارچ ۱۹۱۹ء کو "عرفانِ الٰہی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپ نے بعض بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ مَیں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دُعا کر رہا ہُوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ہُوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہُوں اور یہی دُعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنے ہیں، خدا نے سُن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم کا انجام ہے کہ اُن کے فوت ہونے پر خدا تعالےٰ نے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ دو قائمقام کھڑے

کر دیئے ۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیئے"۔

(عرفانِ الٰہی ص۱۰۱ شائع شدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کو آج سے تریسٹھ سال پہلے جو رویا دکھایا تھا وہ پورا ہو گیا اور جس نے ثابت کر دیا کہ خدا قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ عالم الغیب ہے اور جس کو چاہتا ہے وقت سے پہلے خبر دے دیتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھی دو قائمقام کھڑے کر دئیے اور دونوں آپ کے ہی جگر گوشے۔ کتنا زبردست ثبوت ہے آپ کی سچائی کا بھی اور آپ کے دونوں قائمقاموں کی سچائی کا بھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔

مطبع فنون پریس ۳۵ رائل پارک ۔ لاہور

کتابت :- محمد ارشد خوشنویس دارالصدر ربوہ

التذكرة
في أحوال الموتى وأمور الآخرة

للإمام الحافظ القرطبي

شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري القرطبي المتوفى سنة ٦٧١ هـ

(تنبيه) هذا الكتاب هو الأصل الذى طبع اختصاره
منسوبا للعارف الشعرانى وان كان فى الواقع ليس للشعرانى

صححه وعلق عليه

أحمد محمد مرسي

نشره لأول مرة وحقوق الطبع محفوظة له

يطلب من
مطابع مدكور واولاده
٣٠ شارع عبد الخالق ثروت بالقاهرة
تليفون ٥١٥٧١

قال المؤلف رحمه الله لعل فتح المهدى يكون لها مرتين مرة بالقتال ومرة بالتكبير كما أنه يفتح كنيسة الذهب مرتين فإن المهدى إذا خرج بالمغرب على ماتقدم جاءت إليه أهل الاندلس فيقولون يا ولى الله أنصر جزيرة الاندلس فقد بلغت وتلف أهلها وتغلب عليها أهل الكفر والشرك من أبناء الروم فيبعث كتبه إلى جميع قبائل المغرب وهم قزولة وخذالة وقذالة وغيرهم من القبائل من أهل المغرب أن أنصروا دين الله وشريعة محمد صلى الله عليه وسلم فيأتون إليه من كل مكان ويجيبونه ويقفون عند أمره ويكون على مقدمته صاحب الخرطوم وهو صاحب الناقة الغرا وهو صاحب المهدى وناصر دين الإسلام وولى الله حقا فعند ذلك يبايعونه ثمانون ألف مقاتل بين فارس وراجل قد رضى الله عنهم أولئك حزب الله إلا أن حزب الله هم المفلحون فباعوا أنفسهم من الله والله ذو الفضل العظيم فيعبرون البحر حتى ينتهوا إلى حمص وهى أشبلية فيصعد المهدى المنبر فى المسجد الجامع ويخطب خطبة بليغة فيأتى إليه أهل الاندلس فيبايعه جميع من بها من أهـــل الإسلام ثم يخرج بجميع المسلمين متوجها إلى البلاد بلاد الروم فيفتح فيها سبعين مدينة من مدائن الروم يخرجها من أيدى العدو عنوة الحديث. وفيه ثم أن المهدى ومن معه يصلون إلى كنيسة الذهب فيجدون فيها أموالا فيأخذها المهدى فيقسمها بين الناس بالسوية ثم يجد فيها تابوت السكينة وفيها غفارة عيسى وعصى موسى عليهما السلام وهى العصا التى هبط بها آدم من الجنة حين أخرج منها وكان قيصر ملك الروم قد أخذها من بيت المقدس فى جملة السبي حين سبى بيت المقدس واحتمل جميع ذلك إلى كنيسة الذهب فهو فيها إلى الآن حتى يأخذها المهدى فإذا أخذ المسلمون العصا تنازعوا عليها فكل منهم يريد أخذ العصا فإذا أراد الله تمام أهل الإسلام من الاندلس خذل الله رأيهم وسلب ذوى الألباب عقولهم فيقسمون العصا على أربعة أجزاء فيأخذ كل عسكر منهم جزءا وهم يومئذ أربع عساكر وإذا فعلوا ذلك رفع الله عنهم الظفر والنصر ووقع الخلاف فى ذلك بينهم قال كعب الاحبار ويظهر عليهم أهل الشرك حتى يأتون البحر فيبعث الله إليهم ملكا فى صورة ايل فيجوز بهم القنطرة التى بناها ذو القرنين لهذا المعنى خاصة فيأخذ الناس وراءه حتى يأتوا

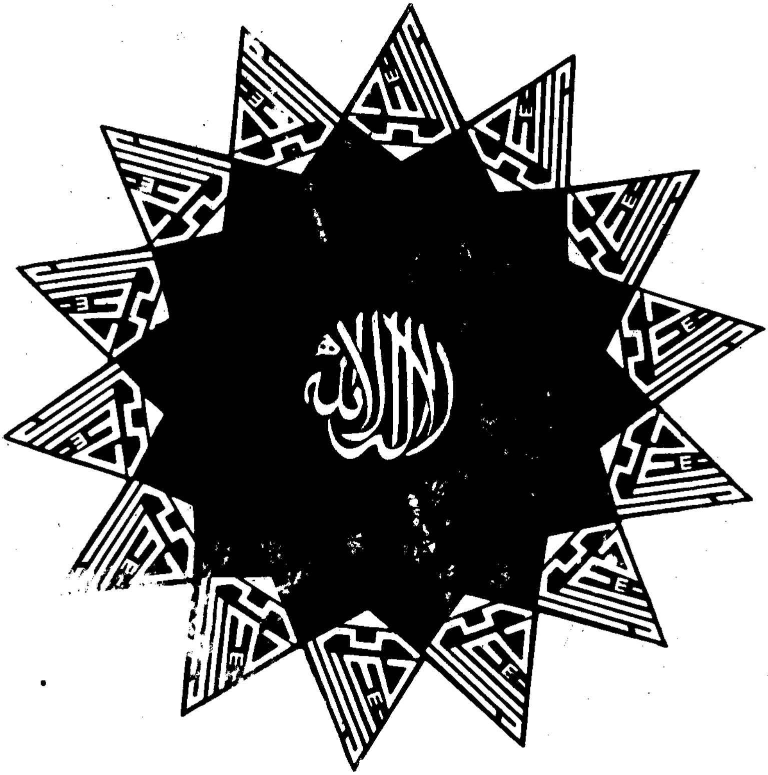
لا اله الا الله